118709 ـ غیر شادی شدہ عورت کے دودھ سے حرمت اور لاوارث بچے کی تربیت اور " العرق دسّاس " کا معنی

سوال

میں اور میرا خاوند ایك یتیم بچے کی تربیت و کفالت کرنے کا سوچ رہے ہیں، خاص کر اس لیے کہ اللہ تعالی نے ہمیں بچے کی نعمت عطا نہیں کی، اس سلسلہ میں میرے دو سوال ہیں:
پہلا سوال:
دودھ لانے کے لیے گولیاں استعمال کرنے کا حکم کیا ہے؛ تا کہ بچے کو پلایا جا سکے اور وہ ہمارا رضاعی بیٹا بن جائے (یہ علم میں رہے کہ میں نے اس طرح کی گولیوں کے متعلق سنا ہے اور اس کی تحقیق بھی کرنے کی کوشش میں ہوں کہ اس طرح کی گولیاں ہیں یا نہیں، لیکن پہلے میں اس کا شرعی حکم معلوم کرنا چاہتی ہوں) ؟
اور کیا اس طرح بچہ ہمارا رضاعی بیٹا بن جائیگا، یہ علم میں رہے کہ دودھ حمل کے نتیجہ میں نہیں آئیگا ؟
دوسرا سوال:
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:
" دسّاس العرق " کا معنی کیا ہے ؟
میں آپ سے اس یتیم بچے کی تربیت کے متعلق بھی مشورہ کرنا چاہتی ہوں جسے ہم اپنی کفالت میں لینا چاہتے ہیں، اور خاص کر یہاں سعودی عرب میں اکثر یتیم خانوں میں جو بچے ہیں وہ لاوارث ہیں اور انہیں لوگ پھینك دیتے ہیں، میرا یہ یقین ہے کہ بچے کا تو کوئی گناہ نہیں، لیکن میں بچے کے مستقبل کے متعلق سوچتی ہوں کہ جب وہ بڑا ہو گا اور اسے ہم جب یہ بتائیں گے کہ وہ ایك لاوارث بچہ تھا اور اسے اس کی ماں جن کر پھینك گئی تھی تو اس کا شعور اور احساس کیا ہو گا، اور لوگوں کا اس بچے کے ساتھ کیا سلوك ہو گا اور شادی جیسے معاملات کس طرح حل ہونگے، میں جانتی ہوں کہ ان شاء اللہ کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی، کیونکہ ہم اس کے ساتھ بہتر معاملہ کرینگے جس سے ہمارا رب راضی ہو، لیکن مجھے بچے کے مستقبل کی فکر ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ اور آپ کے خاوند کو نیك و صالح اولاد کی نعمت سے نوازے، اور شرعی احکام پر عمل کرنے پر اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اور یتیم کی کفالت اور ان کا خیال رکھنے کی محبت پر بہتر

بدلہ دے.

اور ہم اس جواب کو پڑھنے والے کے بھی دعا گو ہیں کہ وہ بھی آپ دونوں کے لیے خصوصی دعا کرے، امید ہے اللہ تعالی تمہیں دنیا و آخرت میں اس سے فائدہ عطا فرمائیگا.

دوم:

خاص کر دودھ لانے والی گولیوں کے متعلق گزارش ہے کہ آپ ان گولیوں کی موجودگی کے یقین کے ساتھ ساتھ دودھ میں اثرانداز نہ ہونے کا بھی یقین کریں کہ یہ گولیاں دودھ پر تو اثرانداز نہیں ہوتیں، تا کہ اس کا ان دودھ پینے والے یتیم بچوں پر کوئی برا اثر نہ پڑے.

اور اس کے شرعی حکم کے متعلق عرض یہ ہے:

غیر شادی شدہ عورت یا جماع اور حمل کے بغیر آنے والے دودھ کے حکم میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، اور کچھ علماء کہتے ہیں کہ دودھ کا موجود ہونا معتبر ہے نہ کہ خاوند کا موجود ہونا، اس طرح ان کا کہنا ہے کہ اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اور راجح بھی یہی ہے اور جمہور علماء کا قول یہی ہے اور تقریبا آئمہ اربعہ کا بھی اس پر اتفاق ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر فرض کریں کہ یہ دودھ اس عورت کو آئے جس نے کبھی شادی کی ہی نہیں، تو ابو حنیفہ اور مالك اور شافعی اور احمد کی ایك روایت میں اس سے حرمت ثابت ہو جائیگی لیکن احمد کا ظاہر مذہب یہ ہے کہ اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (34 / 51).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور اگر عورت کو وطئ اور جماع کے بغیر ہی دودھ آجائے اور وہ کسی بچے کو پلائے تو دو روایتوں میں ظاہر روایت سے حرمت ثابت ہو جائیگی، ابن حامد کا یہی قول اور امام مالك ثوری ابو ثور شافعی اور اصحاب رائے اور ابن منذر کے سب اساتذہ کا یہی مسلك ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا .

اور اس لیے بھی کہ دودھ عورت کا ہے تو اس طرح حرمت کا تعلق بھی اسی سے ہو گا، جس طرح کہ اگر وہ دودھ وطئ اور جماع کی بنا پر آئے، اور اس لیے بھی کہ عورتوں کو دودھ بچوں کی خوراك کے لیے بنایا گیا ہے، چاہے یہ نادر ہے تو اس کی جنس معتاد ہے.

اور دوسری روایت یہ ہے کہ: اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ یہ نادر ہے، اس بچوں کا خوراك حاصل کرنا عادت نہیں تو یہ مردوں کے دودھ کے مشابہ ہوا، لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے " انتہی

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (9 / 207).

اور شافعی علماء میں الماوردی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورتوں کا دودھ بچوں کی خوراك کے لیے بنایا گیا ہے، اور اس میں مرد کا جماع شرط نہیں، اگرچہ غالب طور پر دودھ آنے کا سبب جماع ہے، تو یہ کنواری کی طرح ہی ہوا کہ جب اسے دودھ آ جائے اور وہ بچے کو پلائے تو اس سے رضاعت کی حرمث ثابت ہو جائیگی، چاہے وہ جماع کے بغیر ہی آیا ہو " انتہی

دیکھیں: الحاوی فی فقہ الشافعی (11 / 413).

اس سلسلہ میں دو اہم امور پر تنبیہ کرنا ضروری ہے:

اول:

بچے کی عمر دو برس سے کم ہو، اگر اس کی عمر دو برس سے زیادہ ہو تو پھر عورت کا دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہو گی.

دوم:

وہ بچہ سیر ہو کر پانچ رضعات دودھ پئے اگر اس سے کم پئے تو وہ دودھ پلانے والی کا رضاعی بیٹا نہیں بنے گا.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" قرآن مجید میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں، پھر انہیں پانچ معلوم رضاعت کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو یہ قرآن مجید میں پڑھی جانے والی میں شامل تھیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1452).

ان دونوں كے دلائل اور كچھ اہم تفاصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (804) اور (40226) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

سوم:

رہا لفظ " العرق دسّاس " تو يہ كچھ روايات ميں وارد ہے ليكن وہ يا تو بہت زيادہ ضعيف يا پھر موضوع اور من گھڑت ہيں جن ميں درج ذيل روايات ہيں:

1 - " قرض سے كم يہ ہے كہ تم آزاد زندگى بسر كرو، اور گناہ سے تمہارے ليے موت آسان ہے، اور ديكھو كہ تمہارا بيٹا كہا پيدا ہوتا ہے كيونكہ باپ كى عادتيں بيٹے كو ہوتى ہيں "

يہ حديث بہت زيادہ ضعيف ہے ديكھيں: السلسلۃ الاحاديث الضعيفہ حديث نمبر (2023).

2 - " نيك و صالح گود ميں شادى كرو كيونكہ باپ كى عادتيں اولاد ميں ہوتى ہيں "

يہ حديث موضوع اور من گھڑت ہے، ديكھيں السلسلۃ الاحاديث الضعيفۃ حديث نمبر (3401).

رہا حديث كا معنى اور مراد بھى باطل ہے، وہ يہ كہ اگر بيوى كے اصل يعنى ماں باپ ميں خرابى ہو تو يہ خرابى اولاد ميں بھى پيدا ہو سكتى ہے! مطلقا ايسا نہيں ہوتا اور پھر حديث اصل ميں صحيح ہى نہيں تو اس كا معنى كيسے صحيح ہو گا.

چہارم:

يتيموں كى پرورش كرنا اور ان كا سہارا بننا سب سے عظيم كاموں ميں شامل ہوتا ہے، اور پھر ہميں معلوم ہے كہ لاوارث بچے كو كس قدر اس كى ضرورت ہے كہ وہ بڑا ہو كر معاشرے كا ايك فرد بن سكے، اور اپنى حالت كى بنا پر اس پر سلبى اثر نہ ہو.

ليكن يہ ضرورت كى حد تك ہے اس سے جائز نہيں ہو جاتا كہ اس لاوارث بچے كو كسى معين شخص كى طرف منسوب كر كے اس كے خاندان ميں شامل كر ديا جائے اور وہ اس كى ولديت سے معروف ہو جائے؛ كيونكہ ايسا كرنا نسب ناموں ميں اختلاط كا باعث ہو گا، اور اللہ كى حرام كردہ كو حلال اور حرام كردہ چيز كو مباح كرنا كہلائيگا.

ليكن يہ ممكن ہے كہ گورنمنٹ اسے عام نام دے جو كسى معين شخص كى طرف نہ پلٹتا ہو، اور آپ كے پاس پرورش پائے اور آپ كا رضاعى بيٹا كہلائے، اور يہ بھى ممكن ہے كہ آپ اس كو توريہ كرتے ہوئے يہ بتائيں كہ اس كے والدين كو حادثہ پيش آ گيا تھا اور وہ اكيلا بچ گيا، يا اس طرح كى كوئى اور بات اور سبب بيان كر ديا جائے جو علاقے اور

ماحول كے اعتبار سے مختلف ہو گا.

اس مسئلہ كى تفصيل آپ كو درج ذيل سوالات كے جوابات ميں مل سكتى ہے آپ ان كا مطالعہ كريں:

(100147) اور (10010) اور (4696) اور (5201) اور (95216).

واللہ اعلم .